خلافت لائبریری ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254
فون: 449
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد 45-80 نمبر 134 | اتوار- 19 محرم -1416ھ' 18 احسان 1374ھش' 18 جون 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ کے ساتھ سچی وفاداری کا ہونا ضروری ہے

یہ کس حالت میں کہا جاوے گا کہ وہ خدا کا ولی ہے۔ انسان انسان کے ساتھ ظاہرداری میں خوشامد کر سکتا ہے اور اس کو خوش کر سکتا ہے خواہ دل میں ان باتوں کا کچھ بھی اثر نہ ہو ایک شخص کو خیر خواہ کہہ سکتے ہیں مگر حقیقت میں معلوم نہیں ہوتا کہ وہ خیر خواہ ہے یا کیا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ تو خوب جانتا ہے کہ اس کی اطاعت و محبت کس رنگ سے ہے پس اللہ تعالیٰ کے ساتھ فریب اور دغا نہیں ہو سکتا۔ کوئی اس کو دھوکا نہیں دے سکتا۔ جب تک سچے اخلاص اور پوری وفاداری کے ساتھ یک رنگ ہو کر خدا تعالیٰ کا نہ بن جاوے کچھ فائدہ نہیں۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

دل والے زوح ہی اَور ہوتے ہیں۔ ان کی آنکھیں صاف ہوتی ہیں۔ ان کی زبان صاف ہوتی ہے۔ ان کے چال چلن میں ایک خاص امتیاز ہوتا ہے۔ وہ ہر وقت اللہ تعالیٰ سے لرزاں ترساں رہتے ہیں۔ نری زبان درازی سے کوئی اللہ تعالیٰ کو خوش نہیں کر سکتا۔ مجازی حکام کو جو اصل حالات سے ناواقف ہیں کوئی خوش کر لیوے۔ مگر اللہ تعالیٰ کی نظر تو دل پر ہے اور وہ دل کے مخفی در مخفی خیالات تک کو جانتا ہے۔ پس جب تک انسان سچے دل سے خدا تعالیٰ کی طرف نہیں آتا۔ ریاکاری اور ظاہرداری سے کچھ نہیں بنتا۔ خدا تعالیٰ سچی تبدیلی چاہتا ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۹)

نکاح

○ عزیز مکرم بشیر احمد صاحب طاہر فارماسسٹ ابن مکرم مولوی سلطان احمد صاحب شاہد نظارت اشاعت ربوہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ مکرمہ امتہ الرؤف صاحبہ بنت مکرم مولوی علی حیدر اپل صاحب (وفات یافتہ) بعوض مبلغ دس ہزار کینیڈین ڈالر حق مہر پر محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت نے بیت محمود میں مورخہ ۱۴- جون ۱۹۹۵ء کو بعد عصر پڑھا۔ عزیز مکرم بشیر احمد طاہر کے پردادا حضرت میاں محمد دین صاحب مانگٹ اونچے حضرت بانی سلسلہ کے رفیق تھے۔ احباب سے درخواست ہے کہ اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مکرم مبارک احمد صاحب بلوچ مقیم ہملٹن کینیڈا کو مورخہ ۸- جون ۹۵ء کو بیٹا عطا فرمایا ہے جس کا نام "اسد احمد" رکھا گیا ہے۔

عزیز نومولود مکرم مولانا دین محمد شاہد صاحب ایم اے مربی سلسلہ احمدیہ حال کوٹلی آزاد کشمیر کا پوتا اور مکرم ملک عبد المالک صاحب آف کوٹ رحمت خان ضلع شیخوپورہ کا نواسہ ہے۔ اللہ نومولود کو نیک و خادم دین بنائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم محمد امجد خان صاحب ابن مکرم ڈاکٹر محمد یعقوب خانصاحب (وفات یافتہ) بعمر ۵۸ سال اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ موصوف ماڈل ٹاؤن لاہور میں زعیم انصار اللہ تھے۔ ان کا جنازہ مکرم نعیم الرشید صاحب مربی سلسلہ لاہور کینٹ نے پڑھایا اور احمدیہ قبرستان ماڈل ٹاؤن میں تدفین ہوئی۔ اللہ تعالیٰ موصوف کے درجات بلند فرمائے۔ اور لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے۔

○ مکرم چوہدری نصر اللہ خان صاحب سرا صدر جماعت احمدیہ چک نمبر L-11/6 ضلع ساہیوال کی اہلیہ محترمہ بلقیس بیگم صاحبہ مورخہ ۹-۶-۹۵ بروز جمعہ حرکت قلب بند ہو جانے سے بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ مقامی قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ احباب سے موصوفہ کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

تربیت کا ایک اہم پہلو نرم اور پاک زبان کا استعمال ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

تربیت کا دوسرا پہلو نرم اور پاک زبان استعمال کرنا اور ایک دوسرے کا ادب کرنا (ہے) یہ بھی بظاہر چھوٹی سی بات ہے۔ ابتدائی چیز ہے لیکن جہاں تک میں نے جائزہ لیا ہے' وہ سارے جھگڑے جو جماعت کے اندرونی طور پر پیدا ہوتے ہیں یا ایک دوسرے سے تعلقات میں پیدا ہوتے ہیں۔ ان میں جھوٹ کے بعد سب سے بڑا دخل اس بات کا ہے کہ بعض لوگوں کو نرم خوئی کے ساتھ کلام کرنا نہیں آتا۔ ان کی زبان میں درشتگی پائی جاتی ہے۔ ان کی باتوں اور طرز میں تکلیف دینے کا ایک رجحان پایا جاتا ہے' جس سے بسا اوقات وہ باخبر ہی نہیں ہوتے۔ جس طرح کانٹے دکھ دیتے ہیں اور ان کو پتہ نہیں کہ ہم کیا کر رہے ہیں' اسی طرح بعض لوگ روحانی طور پر کانٹے بن جاتے ہیں اور ان کی روزمرہ کی باتیں چاروں طرف دکھ بکھیر رہی ہوتی ہیں۔ تکلیف دے رہی ہوتی ہیں اور ان کو خبر بھی نہیں ہوتی کہ ہم کیا کر رہے ہیں۔ ایسے اگر مرد ہوں تو ان کی عورتیں بیچاری ہمیشہ مظلومی کا نشانہ بنی رہتی ہیں اور اگر عورتیں ہوں تو مردوں کی زندگی اجیرن ہو جاتی ہے۔ یہ بات بھی ایسی ہے جس کو بچپن سے ہی پیش نظر رکھنا ضروری ہے۔ گھر میں بچے جب آپس میں ایک دوسرے سے کلام کرتے ہیں' اگر وہ آپس میں ادب اور محبت سے کلام نہ کریں۔ اگر چھوٹی چھوٹی بات پر تو تو میں میں اور جھگڑے شروع ہو جائیں تو آپ یقین جانئے کہ آپ ایک گندی نسل پیچھے چھوڑ کر جانے والے ہیں ایک ایسی نسل پیدا کر رہے ہیں جو آئندہ زمانوں میں قوم کو تکلیفوں اور دکھوں سے بھر دے گی اور آپ اس بات کے ذمہ دار ہیں ان کی آنکھوں کے سامنے ان کے بچوں نے ایک دوسرے سے زیادتیاں کیں' سختیاں کیں' اور بدتمیزیاں کیں اور آپ نے ان کو ادب سکھانے کی طرف کوئی توجہ نہ کی اور یہی نہیں ایسے بچے پھر ماں باپ سے بھی بدتر ہوتے چلے جاتے ہیں اور جن ماں باپ کے بچوں کی تعزیر کے لئے جلد ہاتھ اٹھتے ہیں' ان کے بچوں کے پھر ان پر ہاتھ اٹھنے لگتے ہیں اس لئے روزمرہ کے حسن سلوک اور ادب کی طرف غیر معمولی توجہ دینے کی ضرورت ہے اور یہ بھی گھروں میں اگر بچپن ہی میں تربیت دے دی جائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت ہی آسانی کے ساتھ یہ کام ہو سکتے ہیں لیکن جب یہ اخلاق زندگی کا جزو بن چکے ہوں' جب ایسے بچے بڑے ہو جائیں تو پھر آپ دیکھیں گے کہ سکول میں جائیں تو کلاسوں میں یہ بچے بدتمیزی کے مظاہرے کرتے' شور ڈالتے' ایک دوسرے کو تکلیفیں پہنچاتے اور اساتذہ کے لئے ہمیشہ سر دردی بنے رہتے ہیں۔ یہی بچے جب اطفال الاحمدیہ کے سپرد ہوں یا لجنات کے سپرد بچیوں کے طور پر ہوں تو وہاں ایک مصیبت کھڑی کر دیتے ہیں۔ ان بچوں کی تربیت کرنا بڑا مشکل کام ہے اور ہم نے جو تربیت کے بڑے بڑے کام کرنے ہیں۔ وہ ہو ہی نہیں سکتے اگر ابتدائی طور پر یہ مادہ تیار نہ ہو۔ مادہ تیار ہو تو پھر اس سے اوپر جتنا کام آپ کرنا چاہیں' جتنا اس کو سجانا چاہیں اتنا ہی اس کو سجا سکتے ہیں۔ لیکن وہ مٹی ہی نرم نہ ہو اور اس کے اندر ڈھلنے کی طاقت نہ ہو تو پھر کیسا

باقی صفحہ ۷ پر

دعاؤں کے ذریعہ ایسی تبدیلی ہوگی جو خدا تعالیٰ کے فضل سے خاتمہ بالخیر ہو جاوے گا

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
دو روپیہ

18- احسان 1374 ہش 18 - جون 1995ء

دعا - اور خدا کی محبت

مانگنا انسان کا کام ہے اور دینا یا نہ دینا خدا تعالیٰ کا۔ اور دینے کے متعلق بھی یہ بات یاد رکھنے والی ہے کہ ضروری نہیں کہ جو ہم مانگیں وہی کچھ ہمیں دے دے وہ اس سے بہتر بھی دے سکتا ہے اور وہ چیز نہ دے کر ہماری بھلائی کے سامان پیدا کر سکتا ہے۔ غرضیکہ جب ہم یہ کہتے ہیں کہ دینا یا نہ دینا خدا تعالیٰ کا کام ہے تو اس بات کو بھی پوری طرح سمجھ لینے کی ضرورت ہے کہ دینے سے کیا مطلب ہے اور نہ دینے سے کیا مطلب ہے۔ اگر ہم اس بات کو سمجھ لیں تو یقیناً دعا میں لگے رہیں گے۔ چاہے کوئی چیز ملتی نظر آئے یا نہ ملتی نظر آئے۔ کیونکہ ہم یہ جانتے ہوں گے کہ ملنا یا نہ ملنا اس بات پر منحصر ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے لئے کس چیز کو مفید سمجھتا ہے اور کس کو نہیں۔ ہر دعا کی اسی طرح قبولیت جس طرح ہم چاہتے ہیں۔ بعض اوقات بلکہ اکثر اوقات ہمارے لئے مفید ثابت نہیں ہو سکتی۔

اس کے علاوہ یہ بات بھی تو ہے کہ مانگنا صرف حصول ہی کے لئے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کے لئے ہے۔ اللہ تعالیٰ کے وجود پر ایمان لانے کے لئے اور اسے قادر و توانا ہستی سمجھنے کے لئے۔ دعا انسان اور خدا کے درمیان ایک ایسا رابطہ ہے کہ اگر ملنے اور نہ ملنے کا تصور الگ کر کے انسان دعا کرتا چلا جائے تو اس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت بڑھتی رہتی ہے۔ اور اگر اس بات پر غور کیا جائے کہ دنیا میں سب سے کون سی اچھی چیز ہے۔ ہمیں کس چیز کے لئے دعا کرنی چاہئے۔ ہمیں کیا کچھ مل جانا چاہئے تو ہم سب بالاتفاق یہ کہیں گے کہ ملنا یا نہ ملنا تو اللہ کے ہاتھ میں ہے اللہ تعالیٰ کی محبت سب سے بڑی بات ہے۔ جس کو اللہ تعالیٰ کی محبت مل جائے۔ اس کے لئے کسی چیز کا طلب کرنا اور اس کا ملنا یا نہ ملنا بے معنی ہو کر رہ جاتا ہے۔ ہو سکتا ہے انسان بعض اوقات یہ سمجھے کہ سب کچھ تو مجھے مل ہی رہا ہے۔ میں دعا کس بات کے لئے کروں۔ یہ بھی وہ مقام ہے جو اسے یہ سمجھا سکتا ہے کہ کسی چیز کے ملنے ہی کے لئے دعا نہ کی جائے بلکہ اللہ تعالیٰ سے تعلق بڑھانے کے لئے دعا کی جائے۔ جب ہم یہ کہیں کہ اے خدا تو دینا چاہے تو دے اور نہ دینا چاہے تو نہ دے اور اس کے باوجود دعا کریں تو یقیناً یہ ہماری محبت کا تقاضا کہلا سکتا ہے۔ اور یہی وہ محبت ہے جو انسان اور خدا کے درمیان بڑھتی رہنی چاہئے۔ اور جب انسان کی طرف سے محبت کا مظاہرہ ہوتا ہے تو خدا تعالیٰ کی طرف سے نسبتاً اس سے بھی زیادہ مظاہرہ ہوتا ہے۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ اگر ہم خدا کی طرف چل کر جائیں تو وہ دوڑ کر ہماری طرف آتا ہے۔ پس ہمیں چاہئے کہ ہم اپنی دعاؤں کو ضروریات کے حصول کے لئے تو مانگیں ہی لیکن خاص طور پر اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا کرنے کے لئے اس سے مانگتے ہی رہیں۔

کلاشنکوف سے آگے بڑھے ہیں
بموں کو اپنے دامن میں چھپا کر
دھماکوں پر دھماکے ہو رہے ہیں
دلِ آزردہ رو رو کر دعا کر

ابو الاقبال

○

نہایت مضطرب میرا دلِ رنجور رہتا ہے
مگر پھر بھی خدا کے فضل سے مسرور رہتا ہے

نظر آتے ہیں اس کے حُسنِ دل افروز کے جلوے
خدا جانے وہ ظاہر ہو کے کیوں مستور رہتا ہے

کیا کچھ بھی نہ پاسِ اُلفتِ دیرینہ ظالم نے
وہ میرے پاس رہکر پھر بھی مجھ سے دور رہتا ہے

نشانہائے قیامت اور تو سب ہو چکے پورے
جو کچھ باقی بھی رہتا ہے تو نفخِ صور رہتا ہے

فدا کر دے جو اپنا مال و جان و آبرو دیں پر
وہی دنیا میں- سچی بات ہے- منصور رہتا ہے

نکاتِ معرفت سُن سُن کے یہ حالت ہوئی اپنی
کہ گویا میز پر افشردہ انگور رہتا ہے

سنا ہرگز نہ قصّہ ہائے محمود و ایاز اکمل
مجھے ہر دم خیالِ حضرت مغفور رہتا ہے

قاضی محمد ظہور الدین اکمل

کفالت یکصد یتامیٰ کے بارے میں ضروری اعلانات

امانت یکصد یتامیٰ

۱۔ جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہش مند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کر کے اس بابرکت تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے تین صد روپیہ ماہوار سے ستات صد روپیہ تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں۔ اس غرض کے لئے اپنی رقوم امانت "یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔

مستحق یتامیٰ یا ان کے ورثاء توجہ فرماویں

۲۔ حضرت صاحب کے ارشاد کے تحت امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" سے ایسے مستحق یتامیٰ کو وظائف دینے کا انتظام ہے جو اپنی پرورش، تعلیم اور مستقبل کی اٹھان کے لئے سلسلہ کی طرف سے مدد لینے کے خواہاں ہوں۔ ایسے بچوں کی والدہ یا ورثاء یتامیٰ کمیٹی کو اطلاع دیں تا ان کے لئے وظائف کا انتظام کیا جا سکے۔

امراء اضلاع و مربیان کرام کی خدمت میں بھی گذارش ہے کہ جماعت میں سے ایسے گھرانوں کی نشاندہی کر کے یتامیٰ کمیٹی کا ہاتھ بٹائیں تا ان کی مدد کا مستقبل انتظام کیا جا سکے۔

سیکرٹری یتامیٰ کمیٹی، دار الضیافت ربوہ

خلافت لائبریری-ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

تلقینِ عمل

(فرمودہ ۲۹- دسمبر ۱۹۴۶ء)

مجھ سے خدام الاحمدیہ دہلی کے عہدہ داروں نے یہ خواہش کی ہے کہ میں ان کو کچھ نصیحتیں کروں- جہاں تک باتوں کا تعلق ہے وہ بہت ہو چکی ہیں- اور باتوں کا زمانہ بہت لمبا ہو گیا ہے- باتیں یا سونے کے لئے کی جاتی ہیں یا کام کرنے کے لئے کی جاتی ہیں- راتوں کو مائیں بچوں کو سلانے کے لئے باتیں سناتی ہیں اور دن کو لوگ آپس میں باتیں کرتے ہیں کہ اس طرح ان کو کوئی معقول بات مل جائے- جو ان کے کام میں آسانی پیدا کر دے- ہماری باتیں سونے کے لئے نہیں ہو سکتیں کیونکہ ایسے مصائب اور دکھوں کے زمانہ میں سونا موت سے کسی طرح کم نہیں ہو سکتا باقی رہیں دوسری باتیں جو کام میں آسانی پیدا کرتی ہیں وہ بھی کافی ہو چکی ہیں- اور مزید باتوں کی کوئی خاص ضرورت نظر نہیں آتی- ہمارے سلسلے کو قائم ہوئے ۵۶ سال ہو گئے ہیں جس نے اس عرصہ میں باتوں سے فائدہ اٹھانے کی کوشش نہیں کی وہ اب آئندہ کی باتوں سے کیا فائدہ اٹھائے گا- .... کیا ابھی باتوں کا وقت ختم نہیں ہوا- اور کیا اب تک کام کا وقت نہیں آیا- کیا اب تک کافی نصیحتیں نہیں ہو چکی ہیں جن کے بعد طریق عمل اور ہدایت کا راستہ واضح ہو جاتا ہے- اگر تمہارا طریق عمل یقینی طور پر واضح ہے تو زمانہ اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ تم اپنی زندگی کو اس سانچہ میں ڈھالنے کی کوشش کرو- اگر تمہاری آنکھیں کھلی ہیں- اگر تم اپنے اندر فکر کا مادہ رکھتے ہو تو تمہیں سوچنا چاہئے کہ مسلمان کیا تھے اور کیا بن گئے- اور مسلمان کہاں تھے اور کہاں سے کہاں پہنچ گئے- مسلمان نوجوان جغرافیہ پڑھتے ہیں- نقشہ دیکھتے ہیں- میں سمجھ نہیں سکتا کہ ان کے دل کیوں بیٹھ نہیں جاتے- کیوں ان کے دلوں میں درد اور اضطراب پیدا نہیں ہوتا- ایک دن وہ تھا کہ سارا نقشہ اسلامی حکومتوں کے رنگ سے رنگین تھا- یا آج یہ حالت ہے کہ یورپین حکومتیں دنیا بھر میں چھائی ہوئی ہیں- اور مسلمان ان کے سامنے کوئی حقیقت نہیں رکھتے- حالانکہ ایک زمانہ وہ تھا کہ اسلامی رنگ نقشہ میں ایک سرے سے دوسرے سرے تک بھرا ہوا تھا- چین میں سینکڑوں سال تک مسلمانوں نے حکومت کی- یہاں تک کہ آج بھی جاپانی مائیں اپنے بچوں کو یہ کہہ کر ڈراتی ہیں کہ چپ کر چپ کر جوگو (یعنی مسلمان آگیا) امریکہ میں بھی بعض مسجدیں پائی گئی ہیں- جن سے پتہ لگتا ہے کہ وہاں تک مسلمان پھیلے ہوئے تھے- اور فلپائن وغیرہ میں بھی مسلمان موجود تھے- غرض کوئی گوشہ دنیا کا ایسا نہ تھا جہاں اسلامی حکومت قائم نہ تھی- وہ حکومتیں ملکی حکومتیں تھیں- امپیریل ازم نہ تھا- اگر کسی زمانے کے مسلمانوں نے کوئی غلطی کی ہو- تو وہ اپنی غلطی کے آپ ذمہ دار تھے- اسلام ذمہ دار نہیں- مجھے حیرت آتی ہے کہ ان باتوں کو معلوم کر کے بھی مسلمانوں کے دلوں میں معمولی سی گدگدی بھی پیدا نہیں ہوتی.... تم اپنی آنکھوں سے یہ چیز دیکھ رہے ہو- کہ کون سا سبق باقی ہے- جو تم سیکھنا چاہتے ہو- کیا زمین نے تمہیں سبق نہیں سکھایا- کیا آسمان نے تمہیں سبق نہیں سکھایا- کیا ارد گرد کے ہمسایوں نے تمہیں سبق نہیں سکھایا- اللہ تعالیٰ (کلام الٰہی) میں فرماتا ہے کہ چاروں طرف ہمارے نشان ظاہر ہو رہے ہیں مگر لوگ اندھے ہو کر چلتے ہیں- تم ہی بتاؤ کہ کونسی سیکھنے والی بات باقی رہ گئی ہے اور کیوں تمہارا قدم عمل کی طرف نہیں اٹھتا- کس دن کا تمہیں انتظار ہے- میں حیران ہوں کہ جو لوگ اپنے وقتوں اور جائیدادوں کی قربانیاں نہیں کر سکتے وہ اپنے نفوس کی قربانیاں کس طرح پیش کر دیں گے- یہ بات یاد رکھو کہ قومی عزت بغیر قربانیوں کے قائم نہیں ہو سکتی- وہ لوگ جنہیں اپنی قومی عزت کا خیال نہیں- اور وہ لوگ جن میں قومی غیرت موجود نہیں- وہ انسان کہلانے کے مستحق نہیں- وہ دنیا میں ایسے ہی پھرتے ہیں جیسے گائیں اور بھیڑیں پھرتی ہیں- وہ لوگ اپنی قوم کے لئے کسی فائدے کا موجب نہیں-

اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ وفادار ہے- جو شخص اس سے وفاداری کرتا ہے اللہ تعالیٰ کبھی اس سے بے وفائی نہیں کرتا- پس اگر تم لوگ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے مورد بننا چاہتے ہو- تو اپنے اندر تبدیلی پیدا کرو- تم لوگ ایک ہاتھ پر جمع ہوئے ہو- اس لئے نہیں کہ مل کر دعوتیں اڑاؤ اور عیش و عشرت کے دن بسر کرو- بلکہ تم لوگ اس لئے آگے آئے ہو کہ ہم دین حق کے لئے قربانیاں کریں گے اور اللہ تعالیٰ کی رضا کو اپنا واحد مقصد قرار دیں گے- تم اس سلسلے میں اس لئے نہیں داخل ہوئے کہ مائدے پر بیٹھ کر لقمے اڑاؤ- بلکہ تم اس لئے سلسلے میں داخل ہوئے ہو کہ ہم ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر قربانیاں کریں گے- اور دین حق کی حکومت دنیا بھر میں قائم کریں گے- پس اپنے اس عہد کو ہمیشہ مد نظر رکھو- اگر تم اپنے عہد کو پورا کرتے جاؤ- تو دنیا کی کوئی طاقت بلکہ دنیا کی تمام طاقتیں مل کر بھی تمہارے راستے میں روک نہیں بن سکتیں- کیونکہ جب تم اللہ تعالیٰ کے ہو جاؤ گے- پھر اللہ تعالیٰ خود تمہارے لئے کامیابی کے سامان پیدا کرے گا- اور تمہارے لئے کامیابی کے رستے کھول دے گا-

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

علمی مسائل

(کلام الٰہی) کا طریق ہے کہ جب وہ کوئی اہم بات بیان کرنا چاہتا ہے تو بجائے اس کے کہ وہ فوری طور پر اس کے متعلق اپنا حکم بیان کر دے- تمہید کے طور پر بعض باتوں کا ذکر کر دیتا ہے- تاکہ اس چیز کی اہمیت لوگوں پر واضح ہو جائے- اور ان کے قلوب پہلے سے ہی الٰہی حکم کو بشاشت کے ساتھ تسلیم کرنے اور اس کے مطابق اپنے اندر تغیر پیدا کرنے کے لئے تیار ہو جائیں- اور ان پر کم سے کم ابتلا آئے- کیونکہ (کلام الٰہی) کی غرض لوگوں کو ہدایت دینا- اور انہیں دینی احکام کے ساتھ ساتھ حکمت سکھانا بھی ہے- پس وہ چاہتا ہے کہ جہاں تک لوگوں کو ٹھوکر کھانے سے بچایا جا سکے انہیں بچانے کی کوشش کی جائے جیسے روزوں کا حکم دینے سے پہلے اللہ تعالیٰ نے بتایا کہ دنیا میں اور قومیں بھی روزے رکھتی چلی آئی ہیں اور یہ روزے اس لئے مقرر کئے جاتے رہے ہیں تاکہ تقویٰ پیدا ہو- اس تمہید کے بعد فرمایا کہ تم پر بھی روزے فرض کئے جاتے ہیں اسی طرح یہاں بھی تحویل قبلہ کا حکم دینے سے پہلے لوگوں کی طبائع کو اس کے لئے تیار کیا اور آنے والے انقلابات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا (-) یعنی ایسے لوگ جو حکمت سمجھے بغیر اعتراض کر دینے کے عادی ہیں عنقریب ایک اعتراض کرنے والے ہیں اور وہ اعتراض باوجود نہایت لغو ہونے کے دشمن کرتے ہی چلے جائیں گے اور کہیں گے کہ ان کو اس قبلہ سے جس پر وہ پہلے قائم تھے- کس چیز نے دوسری طرف پھرا دیا ہے- حالانکہ اس وقت تک اس بارے میں کوئی حکم نازل نہیں ہوا تھا کہ خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے نمازیں پڑھو مگر اصل حکم کے نازل کرنے سے پہلے ہی دشمن کا اعتراض بیان کر دیا اور بتا دیا کہ ہم عنقریب تحویل قبلہ کے بارہ میں ایک حکم دینے والے ہیں جس پر بعض لوگ جو کم علم اور کم عقل ہیں یا بات کو سمجھے بغیر بول اٹھنے والے ہیں یہ اعتراض کریں گے کہ اس قبلہ سے جس پر وہ پہلے قائم تھے- کس نے پھرا دیا- مگر تم نے اس اعتراض سے گھبرانا نہیں- کیونکہ اب اللہ تعالیٰ قبلہ کے بارے میں ایک نیا حکم نازل فرما کر ایمانوں کی آزمائش کرنے والا ہے-

سیقول میں "س" تاکید اور استمرار کے لئے استعمال کیا گیا ہے- اور استمرار میں مستقبل کا زمانہ شامل ہوتا ہے- اسی رنگ میں سوف کا لفظ بھی عربی زبان میں استعمال ہوتا ہے- اور وہ بھی تاکید کے لئے آتا ہے- لیکن سوف کی نسبت "س" کا زمانہ زیادہ قریب ہوتا ہے بہرحال سیقول کے الفاظ میں یہ خبر دی گئی کہ عنقریب بعض کم عقل لوگ ایک اعتراض کرنے والے ہیں- اور وہ اعتراض باوجود نہایت لغو ہونے کے دشمن کرتا ہی چلا جائے گا- چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ نہ صرف اس زمانے میں دشمنوں نے یہ اعتراض کیا بلکہ اب تک سیل' ویری اور دوسرے مصنف برابر یہ اعتراض کرتے رہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ محمد رسول اللہ ﷺ مکہ میں تھے تو کعبہ کی طرف منہ کیا کرتے تھے- مگر مدینہ میں آکر یہود کی خوشنودی کے لئے بیت المقدس کی طرف منہ کرنے لگ گئے- حالانکہ یہ بالکل غلط بات ہے-

بعض لوگ یہ بھی کہتے ہیں کہ (عنقریب بیوقوف کہیں گے) میں قرآن کریم نے اپنی تعلیم کے مخالف کو بے وقوف قرار دیا ہے- مگر یہ اعتراض بھی درست نہیں- کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس جگہ اپنی تعلیم کے مخالف کو نہیں بلکہ صریح خلاف عقل کام کرنے والوں کو بیوقوف کہا ہے- اور ساتھ ہی اس کی دلیل بھی دی ہے- جس کے بعد کسی کو ان کی بیوقوفی میں شبہ ہی نہیں رہ سکتا- پھر وہ انہیں عقل کی طرف توجہ دلاتا ہے اور انہیں دلیل سے قائل کرنے کی کوشش کرتا ہے- اور دلیل کے ساتھ دشمن کو سمجھانے والے کے متعلق یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ اپنے مخالف کے متعلق بلاوجہ سخت کلامی کرتا ہے- سخت کلامی تب ہوتی جب یہ بات حقیقت کے خلاف ہوتی- یا دشمن کو صرف بیوقوف کہہ کر اس کی ہنسی اڑائی جاتی- مگر جب دشمن کو دلیل کے ساتھ قائل کرنے کی کوشش کی گئی ہے اور اسے بیوقوف اپنی تعلیم کی مخالفت کی وجہ سے نہیں بلکہ ایک صریح خلاف عقل کام کرنے پر کہا گیا ہے تو اس پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے اگر یہ قابل اعتراض بات ہو تو اس کے معنے یہ ہیں کہ کوئی شخص خواہ کتنی بھی حماقت کرے اسے کچھ نہ کہا جائے- بلکہ اس کی عقل اور تدبر اور دانائی کی تعریف کی جائے- حالانکہ دنیا میں کبھی کسی شخص نے ایسا نہیں کیا- پھر اگر یہی طریق کلام الٰہی نے بھی اختیار کر لیا تو اس پر کیا اعتراض ہو سکتا ہے- بہرحال ایسی حالت میں جب کہ خود (ایمان لانے والوں کو) بھی معلوم نہیں تھا کہ کب اور کس طرف انہیں منہ پھیرنے کا حکم دیا جائے گا- اللہ تعالیٰ جو علیم و خبیر ہے اور جانتا تھا کہ لوگوں نے اعتراض کرنے ہیں جس سے کمزور لوگوں کے ابتلاء کا خطرہ ہے- اس نے قبل اس کے کہ لوگ اعتراض کرتے بلکہ قبل اس کے کہ تحویل قبلہ کے بارے میں کوئی حکم نازل ہوتا ان کے اعتراض کا جواب دے دیا اور فرمایا کہہ دے کہ مشرق و مغرب اللہ ہی کے لئے ہیں- اصل

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ستارہ مظفر

حضرت موسیٰ علیہ السلام

ستارہ مظفر مزید کہتی ہیں:-

حضرت موسیٰؑ نے جب مقررہ مدت پوری کرلی اور اپنے گھر والوں کو لے کر چل پڑے تو راستے میں طور پہاڑ کی طرف انہوں نے آگ کا ایک شعلہ دیکھا- جب آپ نے اپنے گھر والوں سے کہا- کہ ذرا ٹھہرو- میں نے ایک قسم کی آگ دیکھی ہے-

حضرت امام جماعت الثانی کے نزدیک یہ ایک کشفی نظارہ تھا- کشف یا خواب میں آگ دیکھنے سے مراد ہمیشہ محبت الٰہی کا جذبہ ہوتا ہے- ہدایت ہوتی ہے- آپ فرماتے ہیں-

"اس جگہ ایک عام قانون بیان کیا گیا ہے کہ ہر وہ شخص جو محبت الٰہی میں جل رہا ہو اس کو برکت دی جاتی ہے- اگر اس سے مراد عام آگ ہوتی- تو صرف آپ کو ہی نظر نہ آتی باقی ساتھیوں کو بھی نظر آتی"

چنانچہ آپ نے فرمایا میں وہاں جا رہا ہوں- ممکن ہے میں وہاں سے تمہارے لئے کوئی خبر لاؤں- یا اس آگ میں سے کوئی انگارہ لاؤں- جس سے تم سینکو-

یعنی ابھی انہیں علم نہیں تھا کہ یہ نور جو انہیں نظر آیا ہے- صرف ان کی ذات کے لئے ہے یا باقی خاندان اور قوم کے لئے بھی اس میں فائدہ ہے- کہ وہ بھی اس سے ایمان کی گرمی حاصل کریں گے-

جب آپ اس آگ کے پاس آئے تو اس مبارک زمین کے ایک مبارک حصہ کی طرف سے ایک درخت کے ایک طرف سے آواز آئی یعنی حضرت موسیٰؑ کو الہام ہوا اے موسیٰ میں رب العالمین ہوں- دوسرا الہام ہوا کہ "اے موسیٰ تو اپنا عصا پھینک دے-" حضرت موسیٰؑ نے ایسا ہی کیا- لیکن جب انہوں نے دیکھا کہ اس عصا (یعنی سوٹی) نے ایک چھوٹے سانپ کی طرح تیزی سے ہلنا شروع کر دیا ہے تو وہ پیٹھ پھیر کر بھاگے انہوں نے پیچھے سے مڑ کر بھی نہ دیکھا- تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز آئی- اے موسیٰؑ آ اور ڈر نہیں- تو سلامتی پانے والوں میں سے ہے" پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا اپنے ہاتھ کو اپنے گریبان میں ڈال- وہ بغیر کسی بیماری کے سفید نکلے گا اور اپنے بازوؤں کو خوف کی وجہ سے اپنے جسم سے چمٹا لے- یہ دو دلیلیں تیرے رب کی طرف سے تجھے ملی ہیں- تاکہ تو فرعون اور اس کے سرداروں کے سامنے پیش کرے- کیونکہ یہ ایک اطاعت سے نکلی ہوئی (یعنی نافرمان) قوم ہے-

حضرت موسیٰؑ نے کہا- اے میرے رب فرعون کی قوم کا ایک آدمی میرے ہاتھوں مارا جا چکا ہے اس لئے میں ڈرتا ہوں کہ وہ کہیں مجھے دیکھتے ہی قتل نہ کر دیں- اور تیرا یہ پیغام فرعون اور اس کے سرداروں تک نہ پہنچ سکے- اے میرے رب میرا بھائی ہارون مجھ سے زیادہ فصاحت رکھنے والا ہے- (یعنی وہ بات کو اچھی طرح بیان کرنے والا ہے) اس کو میرے ساتھ مددگار کے طور پر مقرر فرما دیجئے- تاکہ وہ میرے دعووں کی تصدیق کرے- (یعنی ان کے سچے ہونے کی گواہی دے) اور میری سچائی اور راستبازی پر گواہی دے مجھے ڈر ہے کہ صرف مجھ سے اس پیغام کو سن کر وہ پرانی دشمنی کی وجہ سے فوراً ہی جھٹلانے پر تیار ہو جائیں- اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہم تیرے بھائی کو تیرے ساتھ ہی مبعوث کر کے تیری مدد کریں گے- اور تمہارے لئے اپنے پاس سے دلائل مہیا کریں گے- اور ہم تمہارے ساتھ ہیں اور تمہاری دعائیں سنتے رہیں گے- جس کا نتیجہ یہ ہو گا کہ فرعون اور اس کے ساتھی تمہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکیں گے بلکہ تم دونوں اور تمہارے ماننے والے ہمارے نشانوں کے ذریعے غالب رہیں گے-

حضرت موسیٰؑ جب ان نشانوں کو لے کر فرعون اور اس کے ساتھیوں کے پاس پہنچے اور ان سے کہا کہ ہم دونوں اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے رسول ہیں- ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیج دے اور انہیں تکلیفیں مت دے- ہم تیرے رب کی طرف سے تیرے پاس ایک بڑا نشان لے کر آئے ہیں اور جو ہماری لائی ہوئی ہدایت پر چلے گا- اس پر سلامتی نازل ہو گی- اور جو خدا کے نشان جھٹلائے گا- اس پر عذاب نازل ہو گا-

فرعون نے کہا اے موسیٰؑ! تم دونوں کا رب کون ہے- موسیٰؑ نے فرمایا ہمارا رب وہ ہے جس نے ہر چیز کو اس کی ضرورت کے مطابق اعضاء عطا کئے ہیں اور پھر ان سے کام لینے کا طریقہ سکھایا ہے-

فرعون نے کہا کہ اگر یہ بات ہے تو پھر جو لوگ ہم سے پہلے فوت ہو گئے ہیں- ان باتوں کو نہیں مانتے ان کا کیا بنے گا- حضرت موسیٰؑ نے فرمایا- ان کا حال خدا تعالیٰ کو معلوم ہے- وہ ان سے ان کے حالات کے مطابق معاملہ کرے گا- حضرت موسیٰؑ نے فرعون کو ہر قسم کے نشان دکھائے- مگر وہ ان سب کو دیکھ کر انکار کرتا چلا گیا- اور کہنے لگا اے موسیٰؑ! تو اپنی سحر بیانی (الٰہی نشانات کو اس نے جادو کہا) اور جادو کے ذریعے ہمیں ہماری زمین سے نکال کر خود بادشاہ بننا چاہتا ہے- ہم تیرے مقابلہ کے لئے ویسا ہی جادو لائیں گے-

حضرت موسیٰؑ فرعون کے دربار میں تشریف لے گئے اللہ تعالیٰ نے آپ کی ایسی مدد فرمائی کہ حضرت ہارون کو ایک لفظ بھی نہ بولنا پڑا اور اس طرح خدا تعالیٰ نے اپنے انتخاب کی عظمت کو ظاہر کر دیا کہ خدا نے حضرت موسیٰؑ کو نبی بنانے کا جو فیصلہ کیا تھا وہ درست تھا اور خدا تعالیٰ کی مدد سے فرعون کے دربار میں حضرت موسیٰؑ کی فصاحت کی ایسی دھاک بیٹھی اور آپ کے مضبوط دلائل کو سن کر فرعون جھنجلا اٹھا- اور اس نے سوچا کہ مقابلے کے لئے کوئی اجتماعی پروگرام بنانا چاہئے- ورنہ یہ لوگوں کو ان کے دین سے ہٹا دے گا-

چنانچہ فرعون اور اس کے سرداروں نے ان نشانات پر غور کرنے کی بجائے انہیں سحر سحر کہنا شروع کر دیا- سحر ایسی بات کو کہتے ہیں جو جھوٹ ہو- مگر سچ بنا کر دکھائی جائے- دھوکا اور فریب کو بھی سحر کہتے ہیں-

فرعون نے کہا یہ ایک بڑی چالاکی ہے- جس کے ذریعے تمہیں دھوکا دینے کی کوشش کی جا رہی ہے- اور یہ اس نے جادو خود بنایا ہے- اور یہ کہنا کہ نشانات اللہ تعالیٰ نے مجھے دیئے ہیں لوگوں کو ان کے مذہب سے ہٹانے کی کوشش ہے پھر فرعون نے کہا ہمارے باپ دادا کتنے عقلمند اور دانا تھے انہوں نے اپنی حکمت اور دانائی سے کیسے کیسے شاندار مظاہرے کئے مگر یہ شخص اپنے آپ کو ہمارے باپ دادا سے بھی زیادہ سمجھنے لگا ہے- اور ہمیں وہ راستہ بتاتا ہے جس کو ہمارے باپ دادا نے کبھی اختیار نہیں کیا-

اگر موسیٰؑ کا بتایا ہوا راستہ درست ہے تو کیا ہمارے باپ دادا سب بیوقوف تھے کہ انہیں وہ راستی نظر نہ آئی جو حضرت موسیٰؑ کو نظر آگئی-

یعنی فرعون نے وہی پرانا حربہ اختیار کیا جو سچ کے منکر ہمیشہ سے استعمال کرتے چلے آئے ہیں-

حضرت موسیٰؑ نے جواب دیا کہ میرا رب اس شخص کو جو اس کی طرف سے ہدایت لایا ہے خوب جانتا ہے اور اسے بھی خوب جانتا ہے جس کا انجام اچھا ہو گا- یقیناً ظالم لوگ کامیاب نہیں ہوتے"-

یعنی تم نے مجھے مفتری یعنی جھوٹ بولنے والا تو قرار دے دیا ہے- لیکن سوچنے والی بات یہ ہے کہ کیا میں اپنے دعویٰ کو خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کر رہا ہوں (کہ خدا تعالیٰ نے مجھے نبی بنا کر بھیجا ہے) کہ نہیں جب میں بار بار اپنا دعویٰ خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کر رہا ہوں- تو جھوٹا ہونے کی صورت میں کیا خدا مجھے سزا دینے کے لئے کافی نہیں ہے- لیکن یہ تو سوچو کہ اگر میں خدا تعالیٰ کی طرف سے آیا ہوں اور اس نے مجھے کامیابی کی بشارات دی ہیں تو تم مجھے مفتری کہہ کر کتنا بڑا جرم کر رہے ہو- ایک سچے مدعی نبوت کا انکار ایسا جرم ہے جس کے نتیجہ میں تم پر عذاب نازل ہو گا- (فرعون اپنے آپ کو خدا کہلوایا کرتا تھا اور سب لوگ اس کو سجدہ کرتے تھے)

فرعون نے کہا اے درباریو مجھے تو اپنے سوا تمہارا کوئی معبود معلوم نہیں- پھر نا معلوم یہ کون سا خدا ہے جس کا نام موسیٰؑ بار بار لے رہا ہے- پھر اسی جوش کی حالت میں اس نے ہامان کو بلوایا-

ہماری تاریخ

جون ۱۸۹۷ء میں حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کے ختم کلام الٰہی کی مبارک تقریب منعقد ہوئی جس میں باہر سے بھی احباب شامل ہوئے- حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے اس خوشی کے موقعہ پر تمام حاضرین کو پر تکلف دعوت دی-

حضرت اماں جان نے چند روز قبل جناب شیخ نور احمد صاحب کی اہلیہ صاحبہ سے ارشاد فرمایا کہ ایک مطبوعہ آمین امرتسر سے منگا دیں- میاں محمود نے کلام الٰہی ختم کیا ہے- جس پر جناب شیخ نور احمد صاحب امرتسر سے ایک آمین خرید لائے- جس کے ہر شعر کے آخر میں سبحان من یرانی آتا تھا- شیخ صاحب نے یہ آمین حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت میں پیش کر دی- صبح کو حضرت صاحب نے ایک اور آمین بنا کر انہیں دی- اور ارشاد فرمایا کہ اس کو جلد چھپوا دیں- چنانچہ یہ اسی روز (۷- جون کو) چھپ گئی اور اس تقریب پر پڑھ کر سنائی گئی- اندر زنانہ میں خواتین پڑھتی تھیں اور باہر مرد اور بچے پڑھتے تھے- یہ آمین نہایت درجہ سوز و درد میں ڈوبی ہوئی دعاؤں کا مجموعہ ہے- اور اپنی مبشر اولاد بالخصوص حضرت محمود سے متعلق حضرت صاحب کے دلی جذبات کی آئینہ دار ہے-

حضرت صاحب کے سینے میں عشق کلام الٰہی کا جو عجیب جذبہ موجزن تھا- وہ لفظ لفظ سے ٹپک رہا ہے- چند اشعار بطور نمونہ درج ذیل ہیں:-

تو نے یہ دن دکھایا محمود پڑھ کے آیا
دل دیکھ کر یہ احساں تیری ثنائیں گایا
صد شکر ہے خدایا صد شکر ہے خدایا
یہ روز کر مبارک سبحان مَن یّرانی

لخت جگر ہے میرا محمود بندہ تیرا
دے اس کو عمر و دولت کر دور ہر اندھیرا
دن ہوں مرادوں والے پرنور ہو سویرا
یہ روز کر مبارک سبحان مَن یّرانی

اس کے ہیں دو برادر ان کو بھی رکھیو خوش تر
تیرا بشیر احمد تیرا شریف اصغر
کر فضل سب پہ یکسر رحمت سے کر معطر
یہ روز کر مبارک سبحان مَن یّرانی

اے واحدِ یگانہ اے خالقِ زمانہ
میری دعائیں سن لے اور عرض چاکرانہ
تیرے سپرد تینوں دیں کے قمر بنانا
یہ روز کر مبارک سبحان مَن یّرانی

باقی صفحہ ۵ پر

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان

نسیم نصرت راجہ

مکرم عبدالباسط صاحب

یوں تو ہر انسان فانی ہے- مگر کچھ لوگ اپنی نیکیوں اور خوبیوں کی وجہ سے مرکر بھی اپنی یادیں ہمیشہ کے لئے دوسروں کے دلوں میں زندہ چھوڑ جاتے ہیں- اور بھلائے نہیں جاسکتے- میرے بھائی جان عبدالباسط خان کی ذات بھی ایسی ہی خوبیوں کی حامل تھی- اور آج انہی کا ذکر خیر کرنا مقصود ہے-

آپ شیخ محمد عبدالرشید بٹالوی (رفیق حضرت بانی سلسلہ) کے سب سے بڑے پوتے تھے- ۱۶ جون ۱۹۲۷ء کو پیدا ہوئے- ابھی سولہ سال کے تھے- کہ والد صاحب کا انتقال ہوگیا- ہمارے دادا جان نے اپنی زندگی میں حتی الامکان ہمیں اپنے باپ کی کمی محسوس نہیں ہونے دی- مگر آٹھ سال بعد جب اس شفیق ہستی کا سایہ بھی سر سے اٹھ گیا- تو اللہ تعالیٰ نے ہمارے بھائی جان کے دل میں رحم و محبت کے ایسے جذبات پیدا کئے کہ وہ ساری عمر کے لئے بیوہ ماں اور تین یتیم بہن بھائیوں کے لئے سایہ رحمت بن گئے اور رحمی رشتوں کو کمال تک نباہنے کی مثال بن گئے- اللہ تعالیٰ اگلے جہان میں ان کو اجر عظیم عطا فرمائے اور بخشش و عطا کے سارے وعدے اپنے فضل سے پورے کرے آمین-

آپ بے شمار خوبیوں کے مالک تھے- اور جس نیک خاندان سے تعلق تھا- ویسے ہی نیک سیرت اور اعلیٰ کردار کے مالک تھے- بے نفس- بے ریا اور سادہ دل درویش منش انسان تھے- عین جوانی ہی سے نیکی- تقویٰ- ایمانداری اور صبر و رضا کی جیتی جاگتی تصویر تھے-

بہتوں نے جائز و ناجائز طریقوں سے کاروبار کو بہت وسعت دے دی- اور انہیں بھی کئی مشورے دیتے رہے- مگر انہوں نے رزق حلال پر قناعت اختیار کی اور ساری زندگی بہت محنت اور جدوجہد سے گزاری- اللہ تعالیٰ نے بھی اپنے اس متوکل انسان کی ہمیشہ غائبانہ رنگ میں مدد فرمائی اور ان کے سب کام عزت و وقار کے ساتھ اس طرح پورے ہوئے گویا ایک ایک لحہ تصرف الٰہی کے تحت گزر رہا ہے اور کسی غیبی ہاتھ نے انہیں ہر وقت تھام رکھا ہے- زندگی میں کئی نشیب و فراز آئے- آپ نے ہمیشہ اپنے مولا پر توکل کیا- اور سجدوں میں گر کر خدا سے مدد طلب کی- اور اس پاک ذات کا دامن کبھی ہاتھ سے نہیں جانے دیا- کئی واقعات سنایا کرتے تھے- جب خدا تعالیٰ نے غائبانہ رنگ میں غیر معمولی امداد و نصرت فرمائی- آپ نے بے حد حساس دل پایا تھا- کسی کو بھی تکلیف میں نہیں دیکھ سکتے تھے- اور اگر عزیز و اقرباء یا دوست احباب میں سے کوئی تکلیف میں نظر آجاتا- تو دامے- درمے- قدمے- سخنے اس کی مدد- ہمدردی اور دلجوئی کے لئے جو بھی ممکن ہو سکتا ضرور کرتے- آپ کی طبیعت میں بڑی سادگی اور عاجزی تھی- مگر دوسروں کو عزت دیتے تھے- بزرگوں کی عزت تو بے حد ہی کرتے مگر اپنے چھوٹوں- ملازموں اور غرباء کی عزت نفس کا بھی بہت خیال رکھتے تھے-

آپ کی شادی میاں محمد یوسف صاحب (پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی) کی نواسی سے ہوئی تھی- خدا تعالیٰ نے آپ کو تین بیٹیاں اور ایک بیٹا عطا فرمایا تھا- سب بچوں کو دینی و دنیاوی تعلیم نہایت احسن رنگ میں دی اور صالح اولاد دنیا میں چھوڑ کر گئے تینوں بیٹیوں کی شادیاں تو اپنے ہاتھوں سے کر گئے- مگر بیٹا ابھی ایم بی بی ایس کے بعد ہاؤس جاب سے فارغ ہی ہوا تھا- اس کے ہاتھوں میں چند گھنٹوں کی مختصر علالت کے بعد باتیں کرتے کرتے ایک پل میں اپنے مالک کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر دی- اور ۲۵ جون ۱۹۹۴ء کو ۶۷ سال کی عمر میں اپنے مولا کے حاضر ہو گئے- مجھے ان کی وفات کی اطلاع لندن میں ملی- سو ان کے آخری دیدار سے بھی محروم رہی- اور ان کی کوئی آخری خدمت کر کے سعادت پانے کا موقع بھی نہ ملا- ہمارا دونوں کا بچپن ہی سے بہت پیار تھا- حقیقت تو یہ ہے کہ ان کی محبت نے باپ کی کمی کبھی محسوس نہیں ہونے دی تھی- اب محسوس یوں ہوتا ہے کہ اس پیارے وجود کی جدائی نے پچھلے تمام زخم جو وقت کے ساتھ ساتھ مندمل ہو چکے تھے از سر نو تازہ کر دیئے ہیں اور ان کا بابرکت سایہ جو بوڑھے برگد کی چھاؤں کی طرح زندگی بھر ہمیں زمانے کے سرد و گرم سے بچاتا رہا ہمارے سروں سے اٹھ گیا ہے ان کے اچانک چلے جانے سے خاندان میں ایک بہت بڑا خلا پیدا ہو گیا ہے- آج کی دنیا میں یقیناً ایسے فرشتہ نفس انسان بہت کم پیدا ہوتے ہیں- جن کے وجود کی برکتیں پورے ماحول کو پر نور بنائے رکھتی ہیں- اور ان کی ذات کے فیض سے دور دور تک سیرابی ہو جاتی ہے- خدا کرے یہ برکتیں ان کی نسلوں میں ابدالاباد تک جاری و ساری رہیں اور میرے بھائی جان کا نیک نام رہتی دنیا تک روشن رہے (آمین) اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے اور جنت میں اعلیٰ سے اعلیٰ مقام عطا فرمائے آمین احباب سے اپنی ضعیف والدہ صاحبہ، بھاوجہ صاحبہ ان کے چاروں بچوں اور بہن بھائیوں کے لئے دعا کی درخواست ہے- اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے- آمین-

---

یاد رفتگان

محمد شریف خالد

محترم مولوی عبدالغفور صاحب

آپ کی کنیت ابو البشارت تھی- ۱۹۴۷ء تک کے علماء- فضلا اور داعیان الی اللہ میں آپ ایک نمایاں مقام رکھتے تھے- جماعت کی طرف سے آپ کو دور دراز کے دیہات میں بھی بھیجا جاتا تھا- کبھی اکیلے- کبھی کسی دوسرے ہم عصر داعی کے ساتھ- آپ نہایت سادہ- بردبار اور حلیم الطبع بزرگ تھے- ہمیشہ پگڑی اور کوٹ (لمبا) پہنتے اور وضع قطع کے لحاظ سے روایتی عالم معلوم ہوتے تھے- طرز خطاب عام فہم- اور موقع محل کے مطابق ہوتا- دینی علوم کے ساتھ ساتھ تجربہ کے استاد سے بھی بڑا سبق سیکھا ہوا تھا- اور اسے وہ آگے بانٹنے میں فرخدالی سے کام لیتے تھے- ربوہ میں انہیں کئی دفعہ مرکزی جامع میں خطبہ دینے اور عبادت میں آگے ہو کر عبادت بجا لانے کے اعزازات حاصل ہوئے- آپ اچھے مناظر بھی تھے- لیکن مناظرے میں شائستگی کی حدود کے اندر رہتے ہوئے قائل کرنے کے مشتاق تھے- ان کی زندگی کا ایک سب سے نمایاں واقعہ تقسیم ہند کے وقت کا کچھ یوں ہے-

تین اکتوبر ۱۹۴۷ء کو قادیان کے ارد گرد کے سکھوں نے ہندوستانی فوجیوں کی مدد سے صبح سویرے قادیان پر اجتماعی دھاوا بول دیا- تلواروں- کرپانوں اور نیزوں سے مسلح سکھ جن کی پشت پر فوجی تھے قتل و غارت اور لوٹ مار کی مہم میں سرگرم ہو گئے- شور- شرابا- پکڑو- مارو- لوٹ لو- کی آوازیں ہر طرف سے آ رہی تھیں- قادیان کے لوگ مرکزی احکامات کے تحت دو جگہ عورتیں- بچے- بوڑھے اکٹھے ہونے شروع ہو گئے اور محصور ہو گئے- اندرون قادیان احمدیہ محلہ اور مرکزی دفاتر اور رہائشی مکانوں میں منتقل ہو گئے اور محلہ جات خصوصاً وہ محلے جو تعلیم الاسلام کالج اور بورڈنگ ہاؤس کے قریب تھے وہ بورڈنگ ہاؤس میں منتقل ہو گئے- تعلیم الاسلام کالج قادیان پر حکومت اور فوج کا قبضہ تھا- ایسے میں پریشانی اور سراسیمگی انتہا کو پہنچ چکی تھی- بعد از دوپہر بورڈنگ ہاؤس کے صحن میں ایک میز پر کھڑے ہوئے جناب مولوی عبدالغفور صاحب کی رعب دار اور پر سوز آواز گونجی- کہ احباب صبر اور دعا سے کام لیتے ہوئے اس مشکل ترین ابتلا میں ثابت قدمی دکھائیں- یہ تقریر تقریباً پندرہ بیس منٹ رہی- بڑے سکون اور غور سے سنی گئی اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ سکینت اور حفاظت آسمان سے اتر رہی ہے- تقریر نے سامعین کے حوصلے پہلے سے بھی زیادہ بلند کر دیئے- اگر کسی وقت مشینی سوئی کی نوک تاریخ کے گھومتے ہوئے ریکارڈ (توا) پر لگی تو مولوی صاحب کے اس تاریخی خطاب کی گونج ضرور سنائی دے گی- جس آواز نے افسردہ دلوں کو گرما کر حوصلہ دیا-

---

بقیہ صفحہ ۴

یہ تینوں تیرے چاکر ہوویں جہاں کے راہبر
یہ ہادیٔ جہاں ہوں یہ ہوویں نور یکسر
یہ مرجعِ شاہاں ہوں یہ ہوویں مہرِ انور
یہ روز کر مبارک سبحانَ مَن یَّرانی

حضرت حافظ احمد اللہ صاحب کو یہ شرف نصیب ہوا کہ انہوں نے حضرت محمود کو بچپن میں کلام الٰہی پڑھایا- حضرت صاحب کے دوسرے فرزندوں حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب حضرت صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب اور دختر نیک اختر حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ اور حضرت صاحبزادی امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ نے حضرت صاحبزادہ پیر محمد منظور صاحب موجد قاعدہ یسرنا القرآن سے کلام الٰہی پڑھا تھا-

---

بقیہ صفحہ ۳

سوال تو خدا تعالیٰ کی عبادت کا ہے اور خدا تعالیٰ جدھر حکم دے ادھر ہی منہ پھیرنا انسان کو خدا تعالیٰ کی رضاء کا مستحق بناتا ہے- اگر وہ مشرق کی طرف منہ کرنے کا حکم دے- تو فرض ہے کہ وہ مشرق کی طرف منہ کرے- اور اگر مغرب کی طرف منہ کرنے کا حکم ہے تو فرض ہے کہ مغرب کی طرف منہ کریں- اس لئے تحویل قبلہ پر اعتراض کرنا اور یہ کہنا کہ فلاں طرف منہ کیوں نہیں کیا اور فلاں طرف کیوں کیا جہالت کی بات ہے- اللہ تعالیٰ کے لئے مشرق و مغرب سب برابر ہیں- اور اگر ایک خاص جہت کی تعیین کی جاتی ہے تو اس لئے نہیں کہ خدا تعالیٰ مشرق میں ہے یا مغرب میں بلکہ اس کی تعیین بعض اور حکمتوں پر مبنی ہوتی ہے- مثلاً بڑی وجہ تو یہی ہے کہ اس کے ذریعے اتحاد قائم رہتا ہے اگر (عبادت) کے لئے کوئی خاص جہت مقرر نہ کی جائے تو کسی کا منہ مشرق کو ہو گا اور کسی کا مغرب کو- کسی کا شمال کو اور کسی کا جنوب کو- اور ان میں کوئی تنظیم اور یک جہتی نظر نہیں آئے گی- پس اتحاد قائم کرنے اور صفوں کو دوست رکھنے کے لئے دین حق نے ایک جہت مقرر کر دی-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف کتب — بشیر احمد خاں رفیق

"محمد ظفر اللہ خان- میرے محسن"

ایک مفید کتاب

یہ کتاب انگریزی زبان میں ہے- اس کا نام

Zafrullah Khan My Mentor

ہے- جس کا ترجمہ میں نے اوپر بطور عنوان درج کیا ہے- اس کے مصنف میرے پیارے بھائی انور احمد کاہلوں صاحب ہیں-

بھائی انور صاحب کو حضرت چوہدری صاحب کا بچپن سے ہی قرب حاصل رہا ہے- ان کی تعلیم و تربیت اور ان کی روحانی نشوونما میں حضرت چوہدری صاحب نے خاص کردار ادا کیا ہے- حضرت چوہدری صاحب اور بھائی انور احمد کا باہمی تعلق باپ بیٹے کا تھا-

مجھے یاد ہے کہ جن دنوں حضرت چوہدری صاحب بیت الفضل لندن کے ایک فلیٹ میں ریٹائرمنٹ کے ایام گزار رہے تھے اور آپ کی خدمت کا فریضہ میرے اور میرے اہل و عیال کے سپرد تھا- تو جب بھی بھائی انور احمد کا ذکر آتا- حضرت چوہدری صاحب کا چہرہ کھل اٹھتا- اور بہت پیار اور محبت کے ساتھ حضرت چوہدری صاحب بھائی انور احمد کا ذکر کرتے- جو میرے لئے باعث رشک ہوتا- حضرت چوہدری صاحب اس بات سے بالخصوص بے حد متاثر تھے کہ مشرقی پاکستان کے بنگلہ دیش میں تبدیل ہو جانے کے باعث بھائی انور احمد کو کروڑوں روپیہ کا مالی نقصان ہوا- جائیداد الگ ضائع ہوئی اور وہاں سے انتہائی بے سروسامانی میں نکلنے پر مجبور ہوئے- لیکن وہاں سے اس کسمپرسی کی حالت میں نکلنے کے باوجود اور مغربی پاکستان میں زندگی کا تانا بانا از سرنو جوڑنے کی جدوجہد کے باوجود انور احمد کی چہرے کی مسکراہٹ اور آپ کی طبیعت میں سکون و اطمینان اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہونے کے جذبات پہلے سے بھی بڑھ کر نظر آنے لگے- یہ بات حضرت چوہدری صاحب کے لئے بہت حیرت کا باعث تھی- اور اکثر اس کا ذکر فرمایا کرتے تھے-

خیریات تو کتاب کی چل رہی تھی- بھائی انور احمد کی نصف صدی پر محیط حضرت چوہدری صاحب کی معیت اس بات کا تقاضا کرتی تھی کہ آپ اپنے اس محسن اور مربی کے بارے میں جو واقعات آپ کو حضرت چوہدری صاحب کی سیرت کے معلوم تھے ان کو قلم بند کریں- شروع میں غالباً شدت جذبات کے باعث آپ اس کام پر آمادہ نہ ہو سکے لیکن بالآخر دوستوں کے اصرار پر آپ نے ان تمام واقعات کو صفحہ قرطاس پر منتقل کرنا شروع کر دیا جن کے آپ خود چشم دید گواہ ہیں- اور جو ایک لحاظ سے حضرت چوہدری صاحب کی سیرت ہے تو ایک لحاظ سے خود بھائی انور کی آپ بیتی بھی ہے-

کتاب انگریزی زبان میں لکھی گئی ہے- واقعات اس قدر ایمان افروز- دلکش اور پیارے ہیں کہ جب تک کتاب ختم نہ ہو- ہاتھ سے رکھنے کو جی نہیں چاہتا- اور ایسا کیوں نہ ہو جبکہ ذکر اس عظیم ہستی کا ہے- جس کی زندگی کا ہر لمحہ تاریخی تھا- اور جو ایک عظیم تاریخ ساز شخصیت تھی-

یہ مضمون بطور اشتہار نہیں لکھا جا رہا- بلکہ حضرت چوہدری صاحب کے واقعات پڑھنے سے جو لطف و سرور مجھے حاصل ہوا ہے وہ قارئین الفضل کو منتقل کرنا مقصود ہے- تا وہ بھی اس کتاب کو پڑھ کر حضرت چوہدری صاحب کے لئے دعا کریں-

---

ڈاکٹر محمد ریاض الحسن — بشکریہ نوائے وقت لاہور ۱۱- جون ۹۵ء

لُو لگنا (سن سٹروک)

پنجاب اور سندھ کے مختلف علاقوں میں قیامت خیز گرمی کی لہر کی وجہ سے نہ صرف انسان بلکہ جانور اور پرند بھی جاں بحق ہو رہے ہیں- اور سینکڑوں کے بے ہوش ہونے کی اطلاع موصول ہو رہی ہے- لو لگنے سے روزانہ کئی اموات ہو رہی ہیں) یہ بیماری شدید گرمی کے موسم میں دیر تک دھوپ میں چلنے پھرنے یا سخت گرم تپتی جگہ پر دیر تک کھڑے رہنے یا بیٹھنے سے لو لگنے کی وجہ سے ہوتی ہے- جبکہ سایہ کا درجہ حرارت ۱۱۰ فارن ہیٹ تک ہو جاتا ہے- خاص طور پر کمزور اور نحیف انسان بچے اور بوڑھے اس مرض کا جلد شکار ہوتے ہیں- مشاہدے میں آیا ہے کہ اکثر موٹے انسان اس بیماری میں زیادہ متاثر ہوتے ہیں- انسانوں کے علاوہ جانور بھی اس کا شکار ہوتے ہیں- خاص طور پر گھوڑے اور بیل جو کہ تانگوں اور ریڑھوں کے لئے استعمال ہوتے ہیں-

علامات.... گرمی کی شدت کی وجہ سے دماغ میں چکر آنے شروع ہو جاتے ہیں چہرہ سرخ ہو جاتا ہے- جسم کی جلد آگ کی طرح گرم اور خشک ہو جاتی ہے- سر میں شدید درد ہوتا ہے جسم کا درجہ حرارت ۱۰۵ ڈگری سے ۱۰۹ ڈگری تک ہو جاتا ہے- جس کے باعث نبض اور تنفس کی رفتار بڑھ جاتی ہے- کئی مریضوں کو الٹیاں اور دست بھی شروع ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے سانس کی آمدورفت میں رکاوٹ پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے- اور اکثر مریضوں پر بے ہوشی طاری ہو جاتی ہے اور اگر مریض کو بروقت طبی امداد نہ دی جائے تو موت واقع ہو جاتی ہے-

احتیاطی تدابیر.......

۱- گرمی کے موسم میں پسینے کی وجہ سے پانی اور نمک کی کمی واقع ہو جاتی ہے- اس لئے اس موسم میں پانی اور نمک کا استعمال زیادہ کریں-

۲- اس موسم میں زیادہ محنت کا کام نہ کریں-

۳- شدید گرمی کے موسم میں ورزش نہیں کرنی چاہئے- البتہ علی الصبح سورج نکلنے سے پہلے سیر کرنے میں کوئی حرج نہیں-

۴- جہاں تک ممکن ہو دھوپ میں نہ پھریں- اپنے روزمرہ کے کام کاج صبح و شام کے ٹھنڈے اوقات میں کریں-

۵- اگر مجبوراً کسی ضروری کام کے لئے دھوپ میں نکلنا پڑے تو اپنا سر اور گردن اور ریڑھ کی ہڈی کو اچھی طرح ڈھانپ لیں اور جہاں تک ممکن ہو سائے میں چلیں-

۶- دھوپ میں خالی پیٹ سفر نہ کریں-

۷- آجکل جب دوپہر کو بچوں کو سکولوں میں چھٹی ہوتی ہے تو اکثر بچے ننگے سر سکول سے گھر آتے ہیں- والدین کو چاہئے بچوں کو کپڑے کے بنے ہوئے سر کے ہیٹ لے کر دیں تاکہ بچے وہ پہن کر سکول سے نکلیں اور اس طرح لو لگنے سے بچ سکیں-

۸- اس موسم میں نمکین سکنجبین، سکوائش شربت اور دوسرے ٹھنڈے مشروبات مثلاً کوکا کولا، آرسی کولا، سیون اپ، ٹیم مرنڈا اور فانٹا وغیرہ کا استعمال کریں- پھلوں میں خربوزہ ککڑی، آلو بخارا، کھیرا اور تربوز وغیرہ کا استعمال مفید ہے-

۹- اس موسم میں گرم اشیاء مثلاً انڈا، کافی اور مچھلی وغیرہ سے پرہیز کریں-

۱۰- لباس ہلکا اور ہوادار پہنیں-

باقی صفحہ ۷ پر

محمود مجیب اصغر (انجینئر)

دریائے سندھ پر پانی اور بجلی کے نئے منصوبے

پاکستان میں دریاؤں کا سلسلہ اور بالخصوص دریائے سندھ اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے اس پر دنیا کا سب سے بڑا earth and rockfill بند بنایا جا چکا ہے یہ بند ۱۹۷۵ء میں مکمل ہوا تھا بند مع بجلی گھر پاکستان کی اقتصادیات کی ریڑھ کی ہڈی شمار ہوتا ہے یہ بند تربیلا ڈیم کے نام سے مشہور ہے-

تربیلا ڈیم سے نیچے (دریا کے بہاؤ کی طرف) تقریباً دو سو کلومیٹر کے فاصلے پر کالا باغ ڈیم کی منصوبہ بندی کی جا چکی ہے یہ بند کالا باغ شہر سے اوپر کی طرف بیس کلومیٹر کے فاصلے پر ہو گا اس میں پانی سٹور کرنے اور بجلی پیدا کرنے کی استعداد بالترتیب ۸ ملین ایکڑ فٹ اور ۳۶۰۰ میگاواٹ ہو گی-

تربیلا ڈیم سے اوپر (جس طرف سے دریا کا بہاؤ آ رہا ہے) دریائے سندھ پر بھاشا ڈیم تعمیر کرنے کا منصوبہ بن رہا ہے یہ ڈیم تربیلا ڈیم سے دریائے سندھ پر اوپر کی طرف (upstream) 'تین سو تیس کلومیٹر (۳۳۰ کلومیٹر) کے فاصلے پر بنایا جائے گا جہاں پانی سٹور کرنے کے علاوہ پن بجلی بھی پیدا کی جائے گی اس منصوبے کا جو ڈیزائن کیا گیا ہے اس کے مطابق اس بند میں سات اعشاریہ تین ملین ایکڑ فٹ پانی سٹور کیا جا سکے گا اور تین ہزار تین سو ساٹھ میگاواٹ بجلی پیدا کرنے کی استعداد کے یونٹ نصب کئے جائیں گے (3360 MW)-

اخباری اطلاع کے مطابق حکومت اب سنجیدگی سے غور کر رہی ہے کہ کالا باغ ڈیم اور بھاشا ڈیم میں سے ایک پراجیکٹ کو جلد شروع کیا جائے-

ایک اور اہم منصوبہ جس کا تعلق بھی دریائے سندھ سے ہے غازی بھروتھہ ہائیڈرو پاور پلانٹ کا منصوبہ ہے تربیلا سے ۶ میل (۱۰ کلومیٹر) نیچے دریائے سندھ پر ایک بیراج بنا کر ۳۵۰۰۰ کیوسک سے ۶۰۰۰۰ کیوسک تک پانی ایک نہر کے ذریعہ گھڑیالہ یا بروتھہ تک لایا جائے گا نہر کے اندر اور کناروں پر کنکریٹ کر کے اسے پکا کیا جائے گا نہر ایبٹ آباد اور اٹک کے اضلاع میں سے گذر کر گھڑیالہ یا بروتھہ کے پاس ۲۰۰ فٹ کے قریب پانی کا ہیڈ دستیاب کرے گی جہاں پر پن بجلی گھر بنایا جائے گا جس کی بجلی پیدا کرنے کی استعداد ۱۰۰۰ میگاواٹ ہو گی جو پانی بجلی پیدا کرنے والی ٹربائن یونٹوں میں استعمال ہو گا وہ واپس دریائے سندھ میں پھینک دیا جائے گا اس منصوبہ پر بڑے زور شور سے کام شروع ہو رہا ہے ڈیزائن کے مرحلہ کے بعد ٹنڈرز کے مرحلہ سے یہ منصوبہ گذر رہا ہے خیال کیا جاتا ہے کہ اس سال اس منصوبے کی تعمیر شروع ہو جائے گی جو کہ چار سالوں میں تکمیل کی منازل طے کرے گا-

دریائے سندھ پر ہی چشمہ کے مقام پر ایک ہائیڈرو پاور پراجیکٹ زیر تعمیر ہے چشمہ بیراج ۱۹۷۱ء میں بنایا گیا تھا جہاں سے چشمہ جہلم رابطہ نہر نکل رہی ہے اس بیراج پر پانی سٹور کرنے کی استعداد نصف ملین ایکڑ فٹ ہے جس کو پن بجلی پیدا کرنے کے لئے استعمال کیا جا رہا ہے چنانچہ چشمہ ہائیڈرو پاور منصوبہ تکمیل کے بعد ۲۷۰ میگاواٹ بجلی پیدا کرنے کے قابل بن جائے گا اگلے چند سالوں میں یہ پن بجلی گھر مکمل ہو جائے گا کئی پاکستانی اور غیر ملکی کمپنیاں اس منصوبے کے

...لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعمیراتی کاموں میں مصروف عمل ہیں۔

(یاد رہے کہ بجلی کی پیداوار عموماً میگاواٹ میں بتائی جاتی ہے میگا دس ملین یعنی ایک کروڑ کو کہتے ہیں اور واٹ بجلی کی طاقت کی اکائی ہے جو ایک وولٹ ضرب ایک ایمپیئر کے برابر ہے ایمپیئر بجلی کی رو یا مقدار کو کہتے ہیں اور وولٹ بجلی کے پریشر کو کہتے ہیں جو ایک اوہم رو کاٹ کے خلاف ایک ایمپیئر بجلی کی رو کا باعث ہو ایک میگاواٹ کا مطلب ہے ایک کروڑ واٹ اسی طرح پانی کی مقدار کے لئے ایکڑ فٹ کا مطلب ہے کہ اگر پانی کو ایک ایکڑ میں ایک ایک فٹ گہرا پھیلا دیا جائے تو وہ مقدار ایک ایکڑ فٹ ہوگی اور ملین ایکڑ فٹ سے ۱۰ لاکھ ایکڑ فٹ پانی مقدار مراد ہے ایک ایکڑ فٹ پانی کی مقدار ۴۳۵۶۰ مکعب فٹ پانی کی مقدار ہوتی ہے اور کیوسک پانی کے بہاؤ کو کہتے ہیں یعنی ایک مکعب فٹ پانی جو فی سیکنڈ بہہ رہا ہے مکعب فٹ فی سیکنڈ کا مخفف کیوسک ہے یعنی ۱x۱x۱ حجم کے پانی کافی سیکنڈ بہاؤ کیوسک کہلاتا ہے عموماً سیلاب کے دنوں میں یوں کہا جاتا ہے کہ فلاں جگہ سیلاب اتنے کیوسک ہے یعنی اس جگہ سے اتنے حجم کا پانی فی سیکنڈ بہہ رہا ہے۔)

کلام الٰہی میں آخری زمانہ میں اس قسم کے منصوبوں کا ذکر ملتا ہے اور حضرت امام الثالث نے ایک موقع پر پاکستان کو دین حق کی پناہ گاہ قرار دیا تھا آپ نے اس طرف بھی کئی بار توجہ دلائی تھی کہ اپنے وطن سے محبت کرنا ایمان کا حصہ ہے اور اپنے وطن کو مادر وطن بھی کہا گیا ہے اور ماں کے قدموں کے نیچے جنت کی بشارت دی گئی ہے اس لئے محنت' ایثار' دیانتداری کے ساتھ ہمیں پاکستان کی ترقی اور خوش حالی کے لئے اپنے اپنے دائرہ کار میں کوشش کرتے رہنا چاہئے اور کثرت سے دعائیں کرنی چاہئیں میں اپنی اس تحریر کو حضرت امام الثالث حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ایم اے (آکسن) کے ایک خطاب کے ایک اقتباس کے ساتھ ختم کرتا ہوں۔ فرمایا

"یہ ذمہ داری کہ دعاؤں کے ساتھ ہم اپنے ملک کے استحکام اور اس کی خوشحالی کے سامان پیدا کریں بہت بڑی حد تک جماعت احمدیہ پر عائد ہوتی ہے........

تدبیر کے علاوہ خدا تعالیٰ سے پیار کا ایک زندہ تعلق رکھ کر ہم نے اپنے ملک کے لئے دعائیں کرنی ہیں اور اس کی خوشحالی کے سامان پیدا کرنے ہیں تدبیر اپنی جگہ ضروری ہے مگر دعاؤں کے ذریعے ملک کی خوشحالی کے سامان پیدا کرنا' اس کی ذمہ داری بڑی حد تک جماعت احمدیہ پر عائد ہوتی ہے........

ہم نے پاکستان کے لئے دعائیں کیں ہم اس کے لئے قربانیاں دے رہے ہیں اور دیتے چلے جائیں گے اور دعائیں کر رہے ہیں اور کرتے چلے جائیں گے ہم اپنے رب سے امید رکھتے ہیں کہ ایک دن وہ ہماری دعاؤں کو سنے گا اور اس ملک میں استحکام اور خوشحالی کے سامان پیدا کر دے گا۔"

(الفضل ۱۷- اپریل ۱۹۷۶ء)

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ عزیزہ راضیہ کنول صاحبہ بنت مکرمہ منظور احمد صاحب عامر دارالرحمت شرقی (ب) ربوہ شوگر کی وجہ سے سخت علیل ہیں اور فضل عمر ہسپتال میں داخل ہیں۔ ان کی جلد صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان داخلہ

○ لندن یونیورسٹی اور یونیورسٹی آف سندھ کے اشتراک سے M.Sc میں Rural Development کے لئے درخواستیں طلب کی گئی ہیں۔ داخلہ کے لئے تعلیمی قابلیت :- معاشیات' ایگریکلچر عمرانیات' بزنس ایڈمنسٹریشن' شماریات' پبلک ایڈمنسٹریشن میں ماسٹر کیا ہو۔ داخلہ بذریعہ ٹیسٹ ہوگا۔ درخواست دینے کی آخری تاریخ ۳- جولائی ۱۹۹۵ء مقرر ہے۔

مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ "پاکستان ٹائمز" ۹۵-۶-۲ ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت تعلیم)

اعلان داخلہ

○ انڈسٹریل الیکٹرانکس انجینئرنگ میں چار سالہ B.E ڈگری کورس میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی گئیں ہیں۔ یہ ڈگری کورس IIEE کا ادارہ کرواتا ہے۔ جو NED انجینئرنگ یونیورسٹی کراچی سے الحاق شدہ سیٹوں کی کل تعداد 40 ہے۔ عمر کی حد 16 سے 20 سال ہے۔ داخلہ کے لئے Entrance ٹیسٹ دینا ضروری ہوگا۔ مزید معلومات کے لئے روزنامہ پاکستان ٹائمز مورخہ ۱۱- جون ۹۵ء ملاحظہ فرمائیں۔ تعلیمی قابلیت F.Sc پری انجینئرنگ۔ درخواستیں جمع کروانے کی آخری تاریخ ۱۷-۸-۹۵ مقرر ہے۔

(نظارت تعلیم)

اعلان دار القضاء

○ (محترمہ فیروز بیگم صاحبہ بابت ترکہ مکرم عبدالرزاق صاحب)

محترمہ فیروز بیگم صاحبہ ساکن دار الصدر شرقی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ان کے خاوند مکرم عبدالرزاق صاحب ڈرائیور نظارت علیا. قضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ مبلغ ۸۹۹۶/۸۲ روپے ان کا جمع شدہ P.F مجھے ادا کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہ ہے۔ ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱- محترمہ فیروز بیگم صاحبہ (بیوہ)
۲- مکرم عبدالغفار صاحب (بیٹا)
۳- محترمہ حفیظ بیگم صاحبہ (بیٹی)
۴- محترمہ کوثر پروین صاحبہ (بیٹی)
۵- محترمہ عابدہ پروین صاحبہ (بیٹی)
۶- محترمہ بشریٰ پروین صاحبہ (بیٹی)
۷- مکرمہ فوزیہ پروین صاحبہ (بیٹی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس رقم کی ادائیگی پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء - ربوہ)

امتحان کے بعد بیکار نہ رہیئے

○ خدام بھائیو!! امتحانات کے بعد بیکار رہنے سے بہتر ہے کہ کوئی نہ کوئی ہنر سیکھا جائے اس سلسلہ میں ایوان محمود ربوہ میں ٹائپ سکھانے کا معقول انتظام موجود ہے۔ خواہش مند احباب طاہر ٹائپنگ کلب سے رابطہ قائم کریں۔

(مہتمم صنعت و تجارت)

ضروری اعلان

○ ڈینٹل ڈاکٹرز کی ایک ٹیم لاہور سے ہر جمعہ صبح ۸ بجے تا ۱۲ بجے دوپہر تا اطلاع ثانی فضل عمر ہسپتال ربوہ میں تشریف لا کر دانتوں کے مریضوں کا معائنہ و علاج کیا کرے گی۔

ضرورتمند احباب سے گزارش ہے کہ وہ اس سہولت سے فائدہ اٹھائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال - ربوہ)

یاددہانی رپورٹ

○ مجلس مشاورت ۱۹۹۱ء کے فیصلہ کہ "وکالت دیوان چندہ کے علاوہ دیگر مطالبات تحریک جدید کے لئے سال میں کم از کم دو مرتبہ تحریک جدید منانے کا اہتمام کرے۔"

اس کی تعمیل میں مکرم امرائے اضلاع / صدران صاحبان کو ۲۸- اپریل ۱۹۹۵ء کو- "یوم تحریک جدید" منانے کی تحریک کی تھی اور اس کی کارروائی کی رپورٹ بھجوانے کی درخواست بھی کی گئی تھی....... امرائے اضلاع و صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ براہ کرم جلسہ یوم تحریک جدید کی رپورٹس جلد ارسال کر کے ممنون فرمائیں۔

اگر کسی جگہ کسی وجہ سے ۲۸- اپریل کو یوم تحریک جدید نہیں منایا جا سکا تو جماعتی فیصلہ کے تحت اپنی سہولت اور حالات کے مطابق کسی بھی مناسب تاریخ کو جلسہ یوم تحریک جدید منا کر رپورٹ ارسال فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید - ربوہ)

بقیہ صفحہ ۶

فوری علاج....

ہیٹ سٹروک کے مریض کو فوراً کسی ٹھنڈی جگہ منتقل کر دیں اور وہاں آرام سے لٹا دیں۔ سر پر برف اور ٹھنڈے پانی کی پٹیاں رکھیں۔ اگر بخار تیز ہو تو مریض کے باقی جسم کو بھی ٹھنڈے پانی کی گیلی چادر میں لپیٹ دیں۔ تھوڑی تھوڑی دیر بعد ٹھنڈا پانی چھڑکیں۔ تاکہ بخار کی شدت کم ہو جائے۔ اس کے علاوہ ہاتھوں اور پیروں پر نیچے سے اوپر کی طرف مالش کریں۔ اسی اثناء میں جتنی جلدی ہو سکے مریض کو کسی نزدیکی ہسپتال میں منتقل کرنے کا بندوبست کریں۔ تاکہ وہاں اس کا موثر علاج ہو سکے۔ اور اس کی جان بچائی جا سکے۔

بقیہ صفحہ ۱

بڑا ضائع ہی کیوں نہ ہو' وہ اس مٹی کو خوبصورت شکلوں میں تبدیل نہیں کر سکتا۔ پس اس پہلو سے نرم کلامی' ادب و احترام کے ساتھ ایک دوسرے سے سلوک کرنا یہ بہت ہی ضروری ہے ہے۔ بڑے بڑے خطرناک جھگڑے اس صورت حال کی طرف توجہ نہ دینے کے نتیجے میں پیدا ہوتے ہیں۔ اور چونکہ مجھ تک ساری دنیا سے مختلف نزاع کبھی بالواسطہ' کبھی بلاواسطہ پہنچتے رہتے ہیں۔ اس لئے میں نے محسوس کیا ہے کہ جب تک بچپن سے اپنی اولاد کو زبان کا ادب نہیں سکھاتے' اس وقت تک آئندہ بڑے ہو کر قوم میں ان کے کردار کی کوئی ضمانت نہیں دے سکتے اور ان کی بد خلقیاں بعض نہایت ہی خطرناک فساد پیدا کر سکتی ہیں۔ جن کے نتیجے میں دکھ پھیل سکتے ہیں۔ جماعتیں بٹ سکتی ہیں۔ منافقتیں پیدا ہو سکتی ہیں۔ سلسلے سے انحراف کے واقعات ہو سکتے ہیں۔ کیونکہ یہی چھوٹی چھوٹی باتیں ہیں جن کو لوگ معمولی سمجھتے ہیں' لیکن جن کے اوپر آئندہ قوموں کی تعمیر ہوتی ہے اور اس کے نتیجے میں بہت بڑے بڑے واقعات رونما ہو جاتے ہیں۔

از خطبہ ۲۴- نومبر ۱۹۸۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 17- جون-1995ء
شدید گرمی اور تیز گرم لو کا سلسلہ جاری ہے درجہ حرارت کم از کم 37 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ 46 درجے سنٹی گریڈ

○ امریکہ کی طرف سے قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف کے خلاف مقدمہ بغاوت پر ناپسندیدگی اور تشویش کے اظہار کے بعد پاکستان کے دفتر خارجہ نے کہا ہے کہ امریکہ سے دوستی اپنی جگہ پر لیکن اندرونی معاملات پر مداخلت قبول نہیں ہے۔ دفتر خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ اپوزیشن لیڈر نواز شریف پر بغاوت کے مقدمہ کے سلسلے میں امریکی محکمہ خارجہ کے ترجمان کا بیان بلاجواز اور پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت ہے۔ پاکستان اور امریکہ کے درمیان دوستانہ تعلقات کی بنیاد ایک دوسرے کی خودمختاری کے احترام پر ہے۔ پاکستان کے خیالات سے امریکہ کو آگاہ کر دیا گیا ہے۔ ترجمان نے کہا کہ پاکستان کے اندرونی معاملات میں مداخلت ایسا تبصرہ کسی بھی ملک کی طرف سے قابل قبول نہیں چاہے وہ کتنا ہی دوست کیوں نہ ہو۔

○ ملک بھر میں گرمی کی شدید لہر نے مزید ۳۳- افراد کی جانیں لے لیں ۳' وزیر آباد میں دو لاہور میں ۸' پاکپتن میں ۳' حیدر آباد میں ۴ کوٹلہ ارب علی خان میں ۳ افراد ہلاک ہو گئے۔ گرمی کی لہر کے جاری رہنے کی پیشگوئی کی گئی ہے۔ سینکڑوں افراد بے ہوش ہو گئے۔ سینکڑوں چوزے اور مچھلیاں بھی ہلاک ہو گئیں۔ وزیر آباد میں ہیضے اور پیچش کے مریضوں میں اضافہ ہو گیا ہے۔ متعدد شہروں میں بارش کے لئے نماز استسقاء ادا کی گئی۔ گرمی کی لہر ابھی چند روز مزید جاری رہے گی۔

○ چیچنیا کے حریت پسندوں نے ۱۵۰۰- روسیوں کو یرغمال بنا کر ان میں سے پانچ افسروں کو پھانسی دے دی ہے۔ چیچنیا کے حریت پسندوں نے یہ یرغمالی ایک روسی شہر بڈونا سک پر حملہ کر کے بنا لئے۔ حریت پسندوں اور روسی فوج کے درمیان جھڑپوں میں ۴۷- افراد ہلاک ہو گئے۔ حریت پسندوں کے ممکنہ حملوں کے پیش نظر ماسکو اور دیگر شہروں میں حفاظتی انتظامات سخت کر دیئے گئے ہیں۔

○ ایک اخبار نے خبر دی ہے کہ مسٹر نواز شریف نے اپنے ساتھیوں سمیت قومی اسمبلی سے مستعفی ہونے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اپوزیشن نے موجودہ اسمبلیاں توڑ کر نئے انتخابات کرانے کے لئے حکومت پر دباؤ بڑھانے کے پروگرام پر عمل درآمد شروع کر دیا۔ قائد حزب اختلاف چند روز میں اپنے حامی ارکان سے استعفیٰ باضابطہ طور پر طلب کریں گے۔ حکومت کی پالیسیوں سے مایوس جونیجو لیگ کے ارکان قومی و صوبائی اسمبلی سے بھی روابط بڑھائے جا رہے ہیں۔ کراچی کے موضوع پر بلائی گئی کانفرنس بھی اسی سلسلے کی کڑی ہے۔ اس میں شریک ملک کی بیشتر سیاسی و مذہبی جماعتوں کے رہنماؤں کی مدد سے حکومت پر عدم اعتماد کی کوشش کی جائے گی۔ نواز شریف آرمی چیف سے ملاقات کر کے انہیں کانفرنس کے شرکاء کے جذبات و مطالبات سے آگاہ کریں گے۔ اور ارکان کے استعفوں کی نقول پیش کر کے اسمبلیاں توڑنے کا مطالبہ کریں گے۔

○ کراچی میں نامعلوم افراد کی فائرنگ سے پولیس افسر سمیت ۳- افراد ہلاک ہو گئے۔ ضلع ملیر شرقی تھانے کے اے ایس آئی رفیق الزمان کو دو مسلح افراد نے فائرنگ کر کے ہلاک کر دیا۔ اورنگی میں نوجوان کو زخمی کر دیا گیا۔ الفلاح میں کار سوار دہشت گرد لاش پھینک کر فرار ہو گئے۔ کلفٹن میں تین مسلح افراد نے پولیس پارٹی پر فائرنگ کی۔

○ کراچی میں دہشت گردوں کے خلاف ایک بڑے آپریشن کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ جمعرات کو ہونے والی دہشت گردی پر صدر اور وزیر اعظم کا رات گئے گورنر اور وزیر اعلیٰ سندھ سے رابطہ ہونے پر وزیر اعلیٰ عبداللہ شاہ نے ایم کیو ایم کے دہشت گردوں کے ملوث ہونے کے شواہد پیش کئے۔ جس پر انہیں سخت ترین کارروائی کے لئے سگنل دیا گیا۔

○ وزیر اعلیٰ اطلاعات مسٹر خالد خان کھرل نے کہا ہے کہ الطاف حسین کے دہشت گرد ملک کو پارہ پارہ کرنا چاہتے ہیں۔ الطاف گروپ نے اپنے ہی ہم وطنوں کے خلاف جو دہشت گردی شروع کر رکھی ہے اس کی مذمت ضروری ہے۔

○ ہندوستان ٹائمز نے خبر دی ہے کہ کراچی میں بڑھتی ہوئی دہشت گردی کے پیش نظر حکام نے فیصلہ کیا ہے کہ نیم فوجی دستوں کو دوبارہ تعینات کر دیا جائے۔

○ تہران ریڈیو نے بتایا ہے کہ جمعرات کو رات گئے وزیر اعلیٰ سندھ کی مشیر راحیلہ ٹوانہ کی کار پر فائرنگ کی گئی۔ فائرنگ کے وقت وہ کار میں موجود نہیں تھیں۔

○ بھارت میں شدید گرمی سے ہلاک ہونے والوں کی تعداد ۳۴۰ تک پہنچ گئی ہے۔

○ کراچی کی سپر مارکیٹ میں جمعرات کے روز ۱۰- افراد کی ہلاکت کے بعد حیدر آباد میں بھی خوف وہراس پھیل گیا۔ حیدر آباد اور لطیف آباد میں ۲۵۰ سے زائد پولیس کی نگران چوکیاں بحال کر دی گئیں۔ قانون نافذ کرنے والے اداروں نے حساس مقامات پر مورچہ بندی کر لی ہے۔ تمام پولیس اہلکاروں کی چھٹیاں منسوخ کر دی گئی ہیں۔ رینجرز اور پولیس نے بڑے پیمانے پر گشت شروع کر دیا ہے۔ خوف کے باعث گزشتہ روز تمام تفریحی مقامات' سینما اور بازار سنسان رہے سیشن کورٹ کے قریب ییلو کیب پر سوار نامعلوم افراد نے ہوائی فائرنگ کی اور فرار ہو گئے۔

○ ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین نے لیاقت آباد کی سپر مارکیٹ میں دہشت گردی کے واقعہ کی مذمت کی ہے۔ اس میں رجسٹرار آفس میں فائرنگ سے ۱۰- افراد ہلاک اور ۱۵ زخمی ہو گئے تھے۔ مسٹر الطاف حسین نے کہا کہ اس واقعے کی تحقیقات کروا کے مجرموں کے خلاف کارروائی کی جائے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ حکومت کی خفیہ ایجنسیاں اس واقعہ میں ملوث ہیں۔

○ منڈی بہاؤالدین کی جیل میں قیدیوں کے درمیان چھ گھنٹے تک لڑائی جاری رہی۔ ۶- افراد زخمی ہوئے۔ ایک کی حالت نازک ہے لوہے کے پائپوں اینٹوں اور سریوں کا استعمال کیا گیا۔ جیل کی انتظامیہ بے بس ہو کر رہ گئی۔

○ چوہدری شجاعت حسین نے دھمکی دی ہے کہ غداری کا مقدمہ چلے گا تو حکومتی رازوں کا پردہ فاش کر کے رکھ دیں گے۔ انہوں نے کہا کہ کراچی کی صورت حال کا نوٹس نہ لیا گیا تو حالات مزید ابتر ہو جائیں گے۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر یوسف رضا گیلانی نے کہا ہے کہ اپوزیشن کے لئے ضروری نہیں کہ حکومت کی ہر بات سنے اور قبول کرے۔ انہوں نے کہا کہ بجٹ تقریر کے دوران اپوزیشن کا احتجاج جمہوریت کے عین مطابق تھا۔ انہوں نے اچھے جمہوری مزاج کا مظاہرہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کو بھی اپوزیشن کے بارے میں رواداری کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔

○ اپوزیشن نے ملکی بجٹ کو مسترد کر دیا ہے۔ حزب اختلاف کے چوہدری نثار حسین اور دیگر رہنماؤں نے ایک پریس کانفرنس میں کہا ہے کہ ملکی معیشت پر ٹائم بم لگا دیا گیا ہے۔ بے مقصد اور بے منزل بجٹ پیش کیا گیا ہے۔ ہر شخص کی جیب متاثر ہو گی۔ غلط اعداد و شمار سے قومی اسمبلی کا تقدس مجروح کیا گیا ہے۔ اگلے برس کئی منی بجٹ آئیں گے۔ انہوں نے کہا کہ موٹروے کے لئے فنڈز نہیں رکھے گئے۔ یہ منصوبہ تین برس میں بھی مکمل نہیں ہو سکے گا۔ انہوں نے کہا کہ تنخواہوں میں ۷ فیصد اضافہ نہ ہونے کے برابر ہے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوج نے ۲۱ کشمیریوں کو شہید کر دیا۔ ۳۸ کو گرفتار کر لیا۔

مکان کرایہ کے لئے خالی ہے

دار العلوم غربی میں مکان مشتمل بر دو بیڈ روم کچن برآمدہ باتھ روم کشادہ صحن فوری کرایہ کے لئے دستیاب ہے۔ نوید الظفر معرفت محمد سلیم احمد کوارٹر نمبر ۱۱۶- صدر انجمن احمدیہ - ربوہ (فون 212459)

اب لاہور جانے کی ضرورت نہیں
STM
کمپوزنگ سنٹر
اردو، انگریزی، نفیس، عمدہ اور دیدہ زیب کتابت بذریعہ کمپیوٹر۔ تیز رفتاری خوبصورتی مناسب دام
رابطہ: سید صہیب احمد 6/1 دار الصدر شمالی ربوہ
طارق محمود ناصر فون: 211047 211503

دانتوں کا معائنہ مفت
ڈینٹسٹ
رانا مدثر احمد
3/4 تا 7 بجے شام
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

انٹرنیشنل معیار کے مطابق بغیر ٹانکے کے زیورات خریدنے اور بنوانے کیلئے تشریف لائیں
شریف گولڈ سمتھ
اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائیٹر: میاں حنیف احمد کامران
فون: دوکان: 649 گھر: 212300

پتہ

حبوب مفید اطہرا	اکسیر اولادِ نرینہ (کورس)	تریاقِ معدہ	روشن کاجل	سرمہ جواہر	ناصر دواخانہ ربوہ
-/25، 75/	-/150	-/15، 25/	-/6	-/10	فون 04524-211434